صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 23

منگل 9 جون 2015ء

روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 9 جون 2015ء 21 شعبان 1436 ہجری 9۔احسان 1394 ھش جلد 65-100 نمبر 131

ظل ھما یہی ہے

جو ہو مفید لینا، جو بد ہو، اس سے بچنا
عقل و خرد یہی ہے، فہم و ذکا یہی ہے
ملتی ہے بادشاہی اس دیں سے آسمانی
اے طالبانِ دولت! ظل ہما یہی ہے

(درثمین)

40ویں جلسہ سالانہ جرمنی کا آغاز۔ تعلق باللہ اور ہمدردی خلق میں بڑھنے اور نئی زمین نئے آسمان بنانے میں مددگار بننے کی تلقین

یہ سلسلہ اس لئے قائم ہوا تا دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے

اپنے دلوں کو مخلوق کی محبت سے بھریں۔ بھائیوں کے جذبات واحساسات کا خیال رکھیں اور آپس کی رنجشیں دور کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء بمقام کالسروئے فرینکفرٹ جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 جون 2015ء کو کالسروئے فرینکفرٹ جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور پاکستانی وقت کے مطابق شام 5 بجکر 7 منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ پرچم کشائی کی تقریب ہوئی اور پھر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور مردانہ مارکی میں تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ آج ہمارا اس جلسہ میں شامل ہونا ہمیں اپنے جائزے لینے کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ ہم اپنے تعلق باللہ، اپنے ایمان اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنے کی پابندی کرنے کے لحاظ سے کس مقام تک پہنچے ہیں۔ جلسے میں شمولیت ہمیں ہماری کمزوریوں کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے ہمارے اندر انقلاب لانے والی ہو، ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بنانے والی ہو۔ اور اپنے بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والی ہو۔ یہ جلسہ نہ کوئی دنیاوی میلہ ہے اور نہ دنیاوی مقاصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہاں آنے والوں کو ذکر الٰہی کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے، ان نیکیوں کو حاصل کرنے اور اپنانے والے بنیں جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کے ان ایام میں خدا تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کریں اور اپنے دلوں کو مخلوق کی محبت سے بھریں، اپنے بھائیوں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھیں، اگر رنجشیں بھی ہیں تو ان کو دور کرنے کی کوشش کریں تبھی ہم دین حق کے خوبصورت پیغام کو حقیقی رنگ میں دنیا میں پھیلانے والے بنیں گے۔ یہ جلسے اسی لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ نیکی کی باتیں سننے سے ہم میں وہ عادتیں مستقل پیدا ہو جائیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہوں۔ اس دنیا کو آخر ایک دن فنا ہے اس لئے خدا شناسی کی طرف قدم جلد اٹھانا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ہمیں خالص ہو کر اس کی عبادت کرنی ہوگی اور اس کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا ہمیں دنیاوی تاریکی سے نکل کر خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ ہماری اصلاح کے لئے اپنے برگزیدوں کو بھیجتا رہتا ہے۔ اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے بھی اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو مانا، جنہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور اطاعت وفرمانبرداری کے طریق سکھائے۔ ہماری عملی اور اعتقادی حالتوں کو درست کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو بھی اللہ تعالیٰ نے کشفاً دکھایا کہ آپ نے نئی زمین اور نیا آسمان بنایا۔ نئی زمین نیا آسمان بنانے کا سب سے بڑھ کر کامل اور مکمل اظہار تو ہمیں آنحضرت ﷺ کی ذات میں نظر آتا ہے کہ توحید کے دشمنوں کو توحید پر قائم کر دیا۔ بتوں کے پوجنے والوں کو خدائے واحد کا عبادت گزار بنا دیا۔ وہ لوگ جو مال سے محبت کرتے تھے، انہوں نے سچائی اور قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ پھر عورت کو حقوق دلائے اس کی عزت قائم کی، انسان کو بدتر حالت سے اٹھا کر باخدا انسان بنایا۔ پس یہ عظیم معجزہ تھا جو آپؐ سے ظہور میں آیا۔ یہی نئی زمین اور نیا آسمان تھا جو آنحضرت ﷺ کے آنے سے بنا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے کہا کہ نئی زمین اور نیا آسمان بناؤ۔ اور پھر واقعتاً آپ نے ایک انقلاب پیدا کر کے دکھا بھی دیا۔ لاکھوں انسانوں کی کایا پلٹ کر بتایا کہ یوں نئی زمین اور نئے آسمان بنتے ہیں۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے کشف میں آپ کی جماعت کو بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ نئی زمین اور نئے آسمان بنانے میں مسیح موعود کے معین و مددگار بنو۔ پس توحید کا قیام ہماری اولین ترجیح ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے اور اس کے حکموں پر چلنے کی ہماری بھرپور کوشش ہونی چاہئے، حقوق العباد کی طرف ہماری توجہ رہنی چاہئے۔ ہم صرف اعتقادی لحاظ سے حضرت مسیح موعود کو ماننے والے نہ ہوں بلکہ عملی تبدیلی بھی ہمارے اندر نظر آئے۔ پس اگر ہم اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق ادا کر رہے ہیں، ہمارے معاملات خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے ساتھ صاف ہیں تو یقیناً ہم حضرت مسیح موعود کی نئی زمین اور نئے آسمان بنانے میں آپ کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ اسی لئے قائم فرمایا ہے کہ تا دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے۔ پھر فرماتے ہیں کہ یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔ آپ نے اپنے ہر ماننے والے پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ روحانیت میں ترقی کر کے شیطان کا مقابلہ کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے ہم اپنے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسے کو بابرکت فرمائے۔ آمین

40واں جلسہ سالانہ جرمنی

اختتام پذیر ہوگیا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے جماعت احمدیہ جرمنی کا 40واں جلسہ سالانہ اپنی اعلیٰ روایات اور انتہائی کامیابی کے ساتھ مورخہ 5 تا 7 جون 2015ء کو کالسروئے میں اختتام پذیر ہوگیا۔ جس میں 55 ممالک کے 36 ہزار سے زائد احمدی مرد وخواتین نے شرکت کی۔

اس میں شامل ہونے والے ہزاروں احمدیوں کے ساتھ ساتھ احمدیہ ٹیلی ویژن کے براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگراموں کے ذریعہ سے دنیا بھر کے احمدی بھی اس میں شامل ہو کر روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرانے اور خطبہ جمعہ کے ساتھ اس جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور کے اس خطبہ کے علاوہ تین پُر معارف اور روحانی تعلیمات سے لبریز خطابات (مستورات سے خطاب، جرمن احباب سے خطاب اور اختتامی خطاب) ارشاد فرمائے۔ مورخہ 7 جون کو پاکستانی وقت کے مطابق شام سوا سات بجے عالمی بیعت کی تقریب سعید منعقد ہوئی۔ جس میں مقامی نومبائعین اور احمدی احباب وخواتین کے علاوہ ساری دنیا کے احمدیوں نے تجدید بیعت کا شرف حاصل کیا۔

اس جلسہ میں علماء سلسلہ نے مقررہ عناوین پر اردو اور جرمن زبان میں تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں جرمنی اور دیگر کئی ممالک کے عمائدین اور سرکردہ شخصیات نے شرکت کی۔ ان میں سے بعض نے جلسہ کے سٹیج سے جماعت کے بارے میں اظہار خیال کیا اور جماعت کی امن، محبت اور بھائی چارے کی تعلیمات اور خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے اس موقع پر بہت سے پروگرامز، مہمانوں کے تاثرات اور

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

مذہب کے مخالفین کی طرف سے آج کل بڑی شدت سے ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ اگر مذہب کو مانے بغیر ہی اخلاق اچھے ہوں تو پھر مذہب کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ جبکہ آج کل دیکھنے میں یہ بھی آتا ہے کہ دنیاداروں کی اکثریت کے اخلاق مذہب کے ماننے والوں کے اخلاق سے زیادہ بہتر ہیں

اس اعتراض کے جواب کے لئے ضروری ہے کہ ہم اخلاق کی درستی، مادی ترقی اور مذہب کے تعلق کو سمجھنے کی کوشش کریں

اس موضوع پر حضرت مصلح موعود کے ایک خطبہ کے حوالہ سے قرآن مجید اور اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں احباب کی رہنمائی

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24۔اپریل 2015ء بمطابق 24 شہادت 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

ایک سوال آجکل پہلے سے زیادہ شدت سے نوجوانوں کے ذہنوں میں خاص طور پر اور معاشرے میں عموماً ان لوگوں کی طرف سے کثرت سے پھیلایا جاتا ہے جو مذہب کے خلاف ہیں۔ یا صحیح رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے وہ مذہب بلکہ خدا سے بھی دُور ہٹ گئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر اچھے اخلاق ہوں یا اگر دنیاوی تعلیم اچھے اخلاق کی طرف لے جاتی ہے تو پھر مذہب کے ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ مذہب بھی تو یہی دعویٰ کرتا ہے یا مذہب کے ماننے والے یہ کہتے ہیں کہ وہ تمہیں اچھے اخلاق سکھاتا ہے۔ تو اخلاق تو ہمارے اندر بغیر مذہب کے پیدا ہو گئے۔ بلکہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دنیاداروں کی اکثریت کے اخلاق مذہب کے ماننے والوں کے اخلاق سے زیادہ بہتر ہیں اور خاص طور پر (دین) کو اس حوالے سے نشانہ بنایا جاتا ہے۔

دوسرے مذاہب کی اکثریت تو مذہب کے معاملے میں تقریباً لاتعلق ہو چکی ہے صرف (دین) ایسا مذہب ہے جس کی طرف منسوب ہونے والی اکثریت اپنے دین کے ماننے کا اظہار کرتی ہے یا بے عمل...... کی اکثریت بھی اپنے آپ کو کھل کر...... کہتی ہے، مذہب کی طرف منسوب کرتی ہے۔ اسی لئے اصل حملہ (دین) پر ہی ہے اور دین سے ہٹانے کی کوشش میں مختلف طریق سے مختلف نکات پیش کر کے ہمارے بچوں اور نوجوانوں کے ذہنوں کو زہر آلود کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ خاص طور پر مغربی ممالک میں جو طرز تعلیم ہے اس میں جستجو کی طرف، تحقیق کی طرف زیادہ توجہ دلائی جاتی ہے اور یہ بڑی اچھی بات ہے اس طرف توجہ ہونی چاہئے لیکن اس کے صحیح طریق بھی ہونے چاہئیں۔

بہرحال جب نوجوان یا نوجوانی میں قدم رکھنے والے لڑکے لڑکیاں اپنے گھر والوں میں اپنے ماں باپ اور بڑوں کی طرف ذہنوں میں پیدا کئے گئے اور پیدا ہونے والے مختلف سوالوں کے حل کی تلاش کے لئے جاتے ہیں تو یا تو ماں باپ کے پاس اپنے معاشی اور معاشرتی ضروریات اور مصروفیات کی وجہ سے جواب دینے کا وقت نہیں ہوتا یا علم نہیں ہوتا اور اس وجہ سے ان کے سوالوں کا جواب دینے کی بجائے انہیں بسا اوقات دبانے کی کوشش کی جاتی ہے جس سے نوجوانی میں قدم رکھنے والے بچے بھی سمجھتے ہیں کہ مذہب چاہے وہ (دین) ہی کیوں نہ ہو اس کا دعویٰ تو ہے کہ سچا ہے اور تمام مسائل کا حل ہے لیکن زمانے کے لحاظ سے عملی حل نہیں ہے یا جواب نہیں ہے یا پھر یوں بھی ہوتا ہے کہ بڑوں کے عمل اور بچوں کو جو تعلیم دی جاتی ہے اس میں تفاوت ہوتا ہے۔ بچے ایک وقت تک تو تعلیم کی باتیں سن کر چپ رہتے ہیں لیکن جب آزادی ملتی ہے تو دین سے دُور ہٹ جاتے ہیں اور پھر مذہب سے دور لے جانے والوں کے قبضے میں چلے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود (دین) کی خوبصورت تعلیم اور زندہ مذہب ہونے کے اب...... میں بھی ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو مذہب اور خدا کے انکاری ہیں۔

پس ایسے حالات میں ہم میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ کس طرح اپنے آپ کو بھی ہم دین پر عمل کرنے والا بنائیں اور اپنی نسلوں کو بھی کس طرح ہم سنبھالیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ (دین) ایک کامل مذہب ہے اور اس نے مختلف مسائل کے حل بتائے ہیں۔ قرآن کریم ایک مکمل اور کامل کتاب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کامل اُسوہ ہمارے سامنے پیش فرماتے ہیں اور اس اُسوہ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم میں ایک انقلابی تبدیلی پیدا کی۔ انہوں نے مذہب کو بھی سمجھا اور اخلاق کو بھی سمجھا بلکہ مادی ترقی بھی حاصل کی۔ لیکن ہر چیز کو اپنی جگہ رکھنے کا اِدراک بھی حاصل کیا کہ مذہب کہاں رکھنا ہے؟ اخلاق کہاں ہیں؟ مادی ترقی کیا ہے؟

پس ہمارے نوجوانوں کو، نوجوانی میں قدم رکھنے والے بچوں بلکہ خاص طور پر بڑوں کو یاد رکھنا چاہئے کیونکہ اگلی نسلوں کو سنبھالنے کی ذمہ داری بڑوں کی ہے کہ ہم اخلاق کی درستی، مادی ترقی اور مذہب کے تعلق کو سمجھنے کی کوشش کریں اور پھر اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالیں۔ بڑے اس نکتے کو سمجھیں گے تو اگلی نسلوں کو بھی سنبھال سکیں گے۔ نوجوان اس نکتے کو سمجھیں گے تو دینی اور دنیاوی ترقی کی راہیں ان پر کھلیں گی اور ان کو پتا لگے گا کہ (دین) کی تعلیم کتنی خوبصورت تعلیم ہے اور اس کے خلاف بولنے والے جھوٹے ہیں۔

یہ مسئلہ جو آج زیادہ شدت سے لامذہبوں یا مذہب مخالف لوگوں کی طرف سے اٹھایا جاتا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ پہلے بھی وقتاً فوقتاً اس طرح کے سوال اٹھتے رہے ہیں۔ ہمیشہ سے مذہب پر اعتراض کرنے والے اس مسئلے کو، اسی طرح کی دوسری باتوں کو اٹھاتے رہے ہیں جن سے مذہب پر اعتراض ثابت ہو کیونکہ مذہب کو انہوں نے کبھی بھی صحیح رنگ میں سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور نام نہاد مذہبی علماء نے خودساختہ غلط حل نکال کر یا صحیح رنگ میں اس مذہب کو نہ سمجھ کر تعلیم یافتہ طبقے کو مزید الجھن میں ڈال دیا ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ احسان کیا ہے کہ ان مسائل کی الجھنوں کو دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود کو بھیجا

ہے۔ آپ نے ان کو سمجھنے کا ادراک ہم میں پیدا فرمایا اور یہ مسائل سمجھنے اور ان کے حل نکالنے ہم پر آسان ہوئے۔ حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ اس کی روشنی میں ایک خطبہ دیا اور اس میں اخلاق کی درستی، مادی ترقی اور مذہب کا کیا تعلق ہے اور (دین) اس کو کس طرح دیکھتا ہے؟ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اپنے عمل سے اور اپنے عملی نمونے سے ہمیں سمجھایا کہ اس کی کیا حقیقت ہے؟ تو جیسا کہ میں نے کہا کہ آپ نے خطبے میں اس بارے میں بیان کیا اور مختصر روشنی ڈالی تھی۔ اس سے استفادہ کرتے ہوئے آج مَیں اس مضمون کو آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

ہم دنیا کو یہ کہتے ہیں اور یقیناً سچ ہے کہ (دین) ایک ایسا مذہب ہے جو اللہ تعالیٰ نے عین انسانی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے تجویز فرمایا یا نازل فرمایا۔ اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے کہ (دین) دین فطرت ہے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:

''مذہب اور اخلاق اور انسان کی وہ ضروریات جو اس کے جسم کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں ایسی مشترک ہیں کہ ان میں فرق کرنا مشکل ہے۔ یعنی جو شخص مذہب پر یقین رکھتا ہے وہ اخلاق کو مذہب سے جدا نہیں کر سکتا۔ نہ وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ مذہب نے مجھے دنیا سے بے پرواہ اور غنی کر دیا اس لئے یہ میری ضروریات نہیں ہیں۔ اگر یہ سوچ ہو کہ مجھے اب کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے تو انسانی ترقی یعنی مادی ترقی کا پہیہ رک جاتا ہے۔ گویا کہ یہ ساری چیزیں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔ مذہب بھی، اخلاق بھی اور مادی ترقی بھی لیکن اس کے باوجود ان میں فرق بھی ہے۔ مذہب پر یقین نہ رکھنے والے تو یہ کہہ کر آزاد ہونے کی کوشش کرتے ہیں کہ اچھے اخلاق اور مادی ترقی انسان کی ضرورت ہے۔ لیکن ایک حقیقی (مومن) کہے گا کہ مذہب کی بھی ضرورت ہے کہ وہ خدا تک پہنچانے کا راستہ دکھاتا ہے۔

پس یہ سوچ کا فرق ہے کہ ہم نے ان چیزوں کو کس طرح دیکھنا ہے اور ان کا آپس کا تعلق کس طرح جوڑنا ہے۔ باقی مذاہب تو مردہ ہو رہے ہیں۔ (دین) ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اِن کا آپس کا جوڑ ثابت کرتا ہے۔ لیکن...... کی اکثریت نے مذہب کی حقیقت کو نہ سمجھتے ہوئے غلط رنگ میں اخلاقیات سے تعلق رکھنے والی چیزوں اور مادیات سے تعلق رکھنے والی چیزوں کو مذہب سے اس طرح جوڑا ہے کہ غلو کی حد تک جا کر بجائے مذہب کو خوبصورت بنا کر پیش کرنے اور اس کے طرف کھینچنے کے مذاہب سے دور کرنے والے بن رہے ہیں۔ نماز روزے سے اتر کر اخلاق اور دنیوی ضروریات خواہ کسی انجمن کا قیام ہو یا جلسے کا انعقاد، عموماً ...... یہ کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہ (دین) کا حصہ ہیں اور اس میں شامل نہ ہونے والا کافر اور مرتد ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 463-462)

اب ہم یہی ...... دنیا میں دیکھتے ہیں۔ پھر کافر اور مرتد سے بڑھ کر جنگیں شروع ہو جاتی ہیں۔ ہر فرقے کے فتوے ہیں اور پھر یہی وجہ ہے کہ مختلف شدت پسند گروہ اپنے ...... کو نافذ کرنے کے لئے اپنا ضابطہ اخلاق یا نام نہاد قانون بنا کر قتل و غارت گری کر رہے ہیں۔ شام میں، عراق میں، افغانستان میں، پاکستان میں مذہب کے نام پر اپنے خود ساختہ قوانین ہی خون کر رہے ہیں۔ شام کی یا عراق اور شام میں جو نام نہاد اسلامی حکومت قائم ہوئی ہے وہاں سے ایک فرنچ جرنلسٹ رہا ہو کر آیا، پہلے بھی میں نے بتایا تھا، اس نے وہاں بعض ایسی باتیں دیکھیں، ان کے عمل دیکھے، ان کے قوانین دیکھے تو جتنا اس کو...... کا علم تھا یا قرآن کریم اس نے پڑھا تھا یا حدیث کا علم تھا اس کے مطابق اس نے وہاں بعض لوگوں سے پوچھا کہ تم جو بعض حرکتیں کر رہے ہو یہ تو قرآن اور حدیث کے مطابق نہیں تو اس نام نہاد......حکومت کے کارندوں کا یا ان اہلکاروں کا جن سے اس کا واسطہ تھا یا ان افسران کا یہ جواب تھا کہ ہمیں نہیں پتا کہ قرآن اور حدیث میں کیا ہے۔ ہمارا یہ قانون ہے اور ہم اس کے مطابق کر رہے ہیں۔ تو اس طرح...... کی تعلیم میں انہوں نے بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔

یمن میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ اپنی پسند کے فتووں کو مذہب کا نام دے کر معصوموں پر ہوائی حملے کئے جا رہے ہیں۔ ٹھیک ہے ایک فریق بھی غلط ہے دوسرا فریق بھی غلط ہے لیکن اس کا حل یہ نہیں کہ بلاوجہ معصوموں کو بھی مارا جائے۔ بلکہ اگر ہم دیکھیں تو اسلامی تاریخ میں ہمیں یہ نظر آتا ہے اور آج تک یہی ہو رہا ہے کہ فلاں مولانا کا یہ مذہب ہے اور فلاں عالم کا یہ مذہب ہے۔ یعنی ہر عالم اور مولانا نے بھی اپنا مذہب بنا لیا ہے۔ اس طرح...... میں یعنی ان لوگوں کے ...... میں جس پر یہ عمل کر رہے ہیں کوئی حقیقت باقی نہیں رہی اور اسی وجہ سے ان علماء اور فتویٰ دینے والوں کے پیچھے چل کر ...... کی اکثریت بھی ...... سے دُور جا پڑی ہے۔ روحانیت اور مذہب کے نام پر پتا نہیں کیا کچھ ہو رہا ہے۔

اس کے مقابل پر مذہب سے دور اور مغربی ترقی یافتہ لوگ جو ہیں وہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ روحانیات اور اخلاقیات کو مادی دنیا کا حصہ بنا دیں۔ بالفرض اگر الہام پر غور کر بھی لیں تو یہ کہتے ہیں کہ یہ انسانی افعال کا جزو ہے۔ وہ اخلاق پر غور کریں گے تو اس نکتہ نگاہ سے کہ اس سے انسان کو دنیوی فائدہ ہوگا۔ اخلاق بھی دنیوی فائدے کے لئے ہیں اور اگر مذہب پر غور کریں گے تو یہی کہیں گے کہ یہ ادنیٰ قسم کے غیر تعلیم یافتہ یا کم تعلیم یافتہ جو لوگ ہیں مذہب کے نام سے کچھ حد تک جرائم سے بچ جاتے ہیں۔ یعنی مذہب کے نام پر اگر کوئی فائدہ ان لوگوں کو پہنچ سکتا ہے تو وہ صرف اتنا ہے کہ اس میں کچھ حد تک اخلاقی بہتری ہو جاتی ہے کہ ان کو مذہب کا خوف ہے۔ وہ بھی اگر صحیح مذہب اپنایا جائے۔ لیکن ان کا یہ کہنا ہے کہ جن میں پہلے ہی اخلاق ہیں ان کو مذہب کی کیا ضرورت ہے۔

لیکن غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ مادیات، اخلاق اور مذہب اس قدر قریب ہیں کہ عام آدمی کو معلوم نہیں ہوتا کہ کہاں سے ایک حد شروع ہوتی ہے اور کہاں ختم ہوتی ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر غور کرتے ہیں، اس کو دیکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے مادی مصلح بھی ہیں، اخلاقی مصلح بھی ہیں اور روحانی مصلح بھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ تمام کی جامع ہے۔ اگر ایک طرف آپ حکم فرماتے ہیں کہ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ تو دوسری طرف روحانیت کی تکمیل کے متعلق زور بھی دیتے ہیں۔ صرف یہی نہیں کہ نماز پڑھ لی اور مسئلہ حل ہو گیا بلکہ اس کے مدارج بھی طے کرنے ہیں، روحانیت کو بڑھانا بھی ہے۔ دعا کا تعلق اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایسا ہے جیسے بچے اور ماں کا تعلق ہوتا ہے۔ دعا کے معنی پکارنے کے ہیں۔ پکارنے والا تب پکارتا ہے جب یقین ہو کہ کوئی میری مدد کرے گا۔ کوئی اپنے دشمن کو تو مدد کے لئے نہیں پکارتا۔ جب ہم دعا کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں تو کس طرح اس کو ہمیں دیکھنا چاہئے۔ دعا میں حضرت مصلح موعود کے نزدیک تین چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

اوّل یہ کہ دل میں یقین کرے کہ میری بات قبول کی جائے گی۔ دوسرے یہ اعتماد رکھے کہ

جس کو مَیں پکارتا ہوں اس میں مدد کرنے کی طاقت ہے۔ تیسرے ایک فطری لگاؤ ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف یا جس کسی سے محبت ہو اس کی طرف) جو انسان کو باقی ہر قسم کے لگاؤ سے پھیر کر اسی کی طرف لے جاتا ہے۔ پہلے دو تو عقلی نکتے ہیں کیونکہ اگر یقین نہیں کہ جو پکار میں کر رہا ہوں وہ سنی جائے گی اور یہ اعتماد نہیں کہ جس کو میں پکار رہا ہوں اس میں مدد کی طاقت ہے تو پھر یہ بیوقوفی ہے کہ اسے مدد کے لئے پکارا جائے۔ پھر دعا فضول چیز ہے۔ تیسری بات فطری لگاؤ یا فطرتی محبت ہے جو ہر دوسری چیز کی طرف سے آنکھ بند کر کے صرف محبوب کی طرف لے جاتی ہے۔ اس کے لئے بچے کی اور ماں کی مثال ہے جیسا کہ پہلے بھی دی گئی۔ بچے کا ماں سے فطرتی تعلق ہے قطع نظر اس کے کہ ماں بچے کی مدد کر سکے یا نہ کر سکے وہ اسے ہی پکارتا ہے یہاں تک کہ ایک سمندر میں ڈوبنے والا بچہ جسے علم ہو کہ میری ماں کو تیرنا نہیں آتا پھر بھی اگر ماں اس کے قریب ہو گی تو وہ ماں کو ہی مدد کے لئے پکارے گا کسی دوسرے کو آواز نہیں دیتا۔ یہ ایک جذباتی تعلق ہے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ یعنی بغیر دعا کے انسان کے ایمان کو کامل نہیں کیا جا سکتا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تعلق کو بچے اور ماں کا تعلق قرار دیا ہے کہ آنکھ بند کر کے اس کی طرف بھاگو، اس کی طرف جاؤ۔

پھر دوسری چیز اخلاق ہیں جس میں ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسے باریک در باریک اخلاقی پہلو ہیں کہ باریک نگاہ سے دیکھنے والا بھی نہیں دیکھ سکتا۔ ان تک جا نہیں سکتا جب تک آپ کی رہنمائی نہ ہو۔

اب بیویوں سے حسن سلوک ہے اور محبت کا اظہار ہے۔ گھر کے ماحول کو خوشگوار رکھنے کے لئے یہ بہت ضروری بھی ہے۔ یہ بنیادی اخلاق میں سے ایک چیز ہے۔ بیویوں کے معاملے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس حد تک باریکی سے خیال رکھتے تھے۔ آپ کے متعلق آتا ہے کہ جب آپ کی کوئی بیوی برتن میں پانی پیتی تو آپ نے جب پانی پینا ہوتا تو آپ اس جگہ منہ لگا کر پیتے جہاں سے اس نے پیا تھا۔ یہ بڑی چھوٹی سی بات ہے مگر کیسا باریک نکتہ ہے کہ انسانی محبت صرف بڑی بڑی باتوں سے نہیں بلکہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ پھر یہی نہیں آپ کی سیرت کا مطالعہ کریں تو پتا چلتا ہے کہ اخلاق کے بڑے بڑے معاملات میں بھی آپ نے ایسی تعلیم دی ہے اور ایسا اُسوہ دکھایا ہے کہ یہ دیکھنے سے لگتا ہے کہ آپ تمام عمر صرف اخلاقیات کا ہی مطالعہ کرتے رہے اور اس کا درس دیتے رہے۔ بنی نوع انسان کے باہمی تعلقات، رشتے داروں کے باہمی تعلقات، انسان کے اپنے ذاتی کیریکٹر کی تفصیلات، جھوٹ خیانت بدگمانی سے پرہیز، تمام امور ایسے ہیں جن میں آپ کا اُسوہ اور تعلیم کامل اور مکمل ہے اور کوئی شخص بیسیوں زندگیاں بھی پا کر ایسا نمونہ نہیں دکھا سکتا جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دکھایا ہے۔

پھر تیسری چیز مادّیات ہے۔ اس میں ہم دیکھتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اس طرف بھی ہمیں رہنمائی کرتی ہے۔ مثلاً ایک شہری زندگی کے لئے سڑکوں کو کھلا رکھنا ہے۔ پانی کی صفائی کا انتظام ہے۔ شہر بسائے جاتے ہیں یا نئی آبادیاں قائم کی جاتی ہیں تو ان کی طرف بڑے بڑے انجنیئر اور سوچنے والے سوچتے، ہیں اس طرف توجہ دیتے ہیں۔ آپ نے اس طرف ہمیں توجہ دلائی۔ راستوں کی صفائی کا تعلق ہے تو آپ نے اس طرف توجہ دلائی۔ مکانوں کو کھلے اور ہوادار بنانے کا تعلق ہے تو آپ نے اس طرف توجہ دلائی۔ تمام مادی چیزوں اور دنیاوی چیزوں کی طرف بھی آپ نے توجہ دلائی، چاہے وہ حکومتی معاملات ہیں یا تمدن ہے یا تجارت ہے یا صنعت ہے۔ ہر چیز کو اپنے اپنے موقع پر آپ نے بیان فرمایا اور اس کی بڑی تفصیلات آپ کی سیرت سے ہمیں ملتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آجکل کے مذہبی رہنماؤں کی طرح ہر چیز کو آپ نے مذہب کا حصہ قرار نہیں دیا۔

مثلاً ایک واقعہ آپؐ کے متعلق آتا ہے کہ کچھ زمیندار اپنے کھجور کے باغ میں نر کا مادہ جو ہے، بور جو ہے وہ مادہ میں ڈال رہے تھے۔ (کھجور کے پودے نر اور مادہ علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔) آپ کا وہاں سے گزر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا حرج ہے کہ اگر اس کو اس طرح نہ ملاؤ۔ ہوا کے ذریعہ سے یہ نر اور مادہ خود بھی مل سکتا ہے۔ لوگوں نے اسے ملانا چھوڑ دیا۔ اس سال یا اگلے سال اس پر عمل نہیں ہوا تو پھل بہت کم آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ پوچھی تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے ہی منع فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے حکم نہیں دیا تھا۔ ان دنیاوی باتوں کو آپ لوگ مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہاں اب گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مادیات کو مذہب سے جدا کر دیا۔ وہ زبان بھی خدا کے رسول کی زبان تھی جس نے یہ کہا تھا کہ کیا ضرورت ہے ملانے کی اور وہی زبان ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکامات بھی بتاتی تھی مگر باوجود اس کے کہ وہ خدا کے رسول کی زبان تھی آپ نے مادیات کو مادیات قرار دے کر فرمایا کہ تم ان باتوں کو زیادہ جانتے ہو۔ مگر آجکل کے مولوی خواہ ان کے منہ سے انہونی بات ہی نکلے اس کے نہ ماننے سے (دین) کے دائرے سے خارج اور کافر اور مرتد کا سوال پیدا ہو جاتا ہے۔

دوسری طرف یہ مغربی یا نام نہاد ترقی یافتہ گروہ ہے۔ ان کے نزدیک نہ مذہب پر ایمان لانا ضروری ہے، نہ مذہب کی تعلیم کی عزت ہے۔ نہ اخلاق کی حرمت ہے۔ وہ ہر شئے کو مادی قرار دیتے ہیں یہاں تک کہ حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں کہ ان کے فلاسفروں نے اس زمانے میں کہا کہ سوال یہ نہیں کہ خدا نے دنیا کو کس طرح پیدا کیا بلکہ یہ ہے کہ انسان نے خدا کو کس طرح پیدا کیا۔ نعوذ باللہ۔ ان کے نزدیک خدا کا سوال انسانی ارتقاء کا نتیجہ ہے۔ اگر خدا کا وجود ایک حقیقت بھی ہے تو پھر بھی وہ دماغی ترقی کی انتہائی کڑی ہے، اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ ان کے نزدیک انسان نے ایک اچھا نمونہ تلاش کرنا چاہا۔ جب وہ انسانوں میں ایک عمدہ نمونہ تلاش نہ کر سکے تو انہوں نے انسانوں سے باہر ایک ذہنی نقشہ قائم کیا۔ تصورات میں ایک نقشہ قائم کیا۔ اس نقشہ کو قائم کرنے میں انسان کی پہلی کوشش ایسی کامیاب نہ تھی مگر جوں جوں وہ زیادہ غور کرتا گیا، زیادہ ترقی کرتا گیا یہاں تک کہ اس نے ایک کامل نقشہ تیار کر لیا اور اس کا نام خدا ہے۔ یہ اس زمانے کے فلاسفروں کے نزدیک خدا کا تصور ہے اور اب بھی بعض یہ کہتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اس طرح ان لوگوں نے خدا کو بھی مادیات کا حصہ قرار دے دیا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 463 تا 466)

اس زمانے کے فلاسفروں نے یہ خود ساختہ خدا بنایا تھا اور بہت سے ان میں سے ایسے بھی تھے جو اس خود ساختہ خدا پر یقین بھی رکھتے تھے لیکن پھر بعد کے آنے والے جو فلاسفر ہیں یا ترقی یافتہ کہلانے والے ہیں اس طرح کے مادی خدا بنانے کی وجہ سے آہستہ آہستہ پھر مذہب

سے دور ہٹتے گئے اور آجکل اس خیال کی وجہ سے کہ خدا ایک خود ساختہ چیز ہے موجودہ فلاسفر دہریت کی طرف چلے گئے ہیں۔ بلکہ تعلیم اور روشن خیالی کے نام پر مغربی ممالک میں رہنے والوں کی اکثریت خدا کے وجود سے ہی انکاری ہو چکی ہے اور صرف اخلاق اور مادی ترقی کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔ اور ان دہریت پسند لوگوں کے جو نظریات ہیں ان کو آجکل کے مولوی مزید ہوا دیتے ہیں جنہوں نے اپنی ہر چیز اور اپنے ہر نظریے کو مذہب کا حصہ ٹھہرا کر عجیب جہالت پھیلا دی ہے۔ پس اس لحاظ سے ہم دیکھیں تو آجکل کے علماء بھی غلطی خوردہ ہیں اور مذہب کو مادیت سمجھنے والے اور اس کا انکار کرنے والے بھی غلطی خوردہ ہیں۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود نے ان چیزوں سے بچا کر ایسی رہنمائی فرمائی ہے کہ اصل حقیقت جاننے کے لئے فرمایا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حقیقت بیان فرمائی کہ ہر معاملے میں اعتدال اور اس کا حق ادا کرنا ہے۔ یہ حقیقی دین ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بیشک عبادت انتہائی ضروری ہے۔ پیدائش کا مقصد ہے لیکن (-) کہ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے ہمسائے کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور ان کے حصول کے لئے ہمیں تین قسم کے ذرائع کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ پہلی بات تو دعا اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا اور عبادت ہے۔ دوسرے نفس پر قابو پانا، جذبات کو دبانا، انسانی نفسیات پر غور کرنا۔ تیسرے اپنے کام اور اپنے پیشے میں دیانت سے کام لینا اور دنیاوی اور سائنس کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 467-466)

اگر ہم غور کریں تو نفس کے حق کے لئے دعا اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ضروری چیز ہے۔ جذبات پر قابو پانا ہے یہ بھی ضروری چیز ہے۔ جذبات ہی بعض دفعہ بے لگام ہو کر اپنے نفس کے حقوق سے بھی محروم کر دیتے ہیں یا ظلم کرنے پر آمادہ کر دیتے ہیں۔ اپنے علم میں اضافہ کر کے، اپنے کام میں دیانت سے کام لے کر اپنی زندگی کی روحانی حالت اور اخلاقی حالت اور مالی حالت کو ہم سنوار سکتے ہیں۔ اسی طرح اپنے اہل و عیال کے حق کی ادائیگی کے لئے بھی دعا ہے، جذبات پر کنٹرول ہے اور مادی ضروریات کا پورا کرنا ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ تمہارے ہمسائے کا بھی تم پر حق ہے۔ یعنی معاشرے کے حق کی ادائیگی بھی اس وقت ہوگی جب ہم اس کے لئے دعا بھی کریں گے۔ ان کے حق ادا کریں گے۔ ان کی نفسیات کو سمجھیں گے اور اس کے مطابق جو دین کا پیغام پہنچانا ہے وہ پہنچائیں گے۔ یہ بھی ان کا حق ہے کہ ان کو دین سے آگاہ کیا جائے اور پھر اپنے علم میں ترقی اور کام میں محنت سے مجموعی طور پر ملک کی ترقی میں بھی ہم حصہ دار بنیں گے۔ یہ بھی ہمسائے کے حقوق میں اور معاشرے کے حقوق میں آ جاتا ہے۔ اور جب معاشرے میں اس سوچ کے ساتھ ہر ایک کوشش کر رہا ہوگا تو وہ معاشرہ روحانی، اخلاقی اور مادی ہر طرح کی ترقی کا بہترین نمونہ ہوگا۔

......کی بدحالی کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے خدا کو، خدا کے مذہب کو مقدم کر کے ان باتوں کا خیال نہیں رکھا جو ابھی میں نے بیان کی ہیں بلکہ اپنے نفسانی جذبات کا نام مذہب رکھ لیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مذہب اتارا تھا اس کو مقدم نہیں کیا بلکہ اگر وہ مقدم رکھتے تو باقی باتوں کا بھی خیال رکھتے۔ اپنے نفسانی جذبات کا نام مذہب رکھ کر اس پر عمل کر رہے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دوسروں کو......کی خوبیاں کیا بتاتی تھیں خود اس خود ساختہ نفسانی مذہب کی پیروی کر کے (-) کی گردن زدنی کر رہا ہے۔ نہ ان کو دین ملا، نہ دنیا ملی۔ سوائے اس کے کہ دنیا داروں کے سامنے اپنے ہر مسئلے کے لئے ہاتھ پھیلا رہے ہیں۔ یہی آجکل ہمیں...... دنیا میں نظر آتا ہے۔ مغربی قوموں نے چاہے دین کو دنیا کے تابع کر دیا۔ ان کے خیال میں دین کوئی چیز نہیں ہے دنیا ہی ہر چیز ہے۔ بیشک یہ لوگ بھی بھٹکے ہوئے ہیں لیکن جو مقصد یہ سمجھتے تھے اسے تو حاصل کر لیا چاہے غلط طریق ہی ہے۔ انہوں نے دنیا تو حاصل کر لی لیکن مسلمانوں کو تو نہ دین ملا، نہ دنیا ملی۔

بہرحال ان دونوں طرح کے لوگوں کی اصلاح کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے حالات میں ہی اپنے ماموروں کو بھیجتا ہے جو صحیح رہنمائی کر کے مذہب کو مذہب کی جگہ اور اخلاق کو اخلاق کی جگہ اور دنیا کو دنیا کی جگہ رکھتے ہیں۔ بظاہر وہ روحانی پیغام لے کر آتے ہیں مگر ان تینوں چیزوں کا گہرا تعلق ہے اور روحانیت میں کمال سے اخلاق کا درست ہونا لازمی ہے اور اخلاق کی نگہداشت سے مادیت کی درستی بھی لازمی ہے۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا یا یہ ضروری نہیں ہے کہ جس کی دنیا درست ہو اس کو دنیا میں سب کچھ مل جائے۔ جو وہاں ترقی کر رہا ہو اس کے اخلاق بھی درست ہوں۔ اور جس کے اخلاق درست ہوں اس کا مذہب بھی درست ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء انسان کو اپنی طرف لانے کا ہے۔ یہی اس کا مقصد پیدائش ہے۔ پس اس نے اخلاق کی درستی اور مادی ترقی کو مذہب کے تابع کر دیا ہے تا کہ جو اس کی طرف توجہ کرے اسے باقی سب کچھ آپ ہی آپ مل جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کامل مومن کو سب ترقیات حاصل ہوتی ہیں لیکن جو صرف دنیا دار ہوں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (الکہف: 105)۔ ان کی سب کوششیں دنیا میں ہی غائب ہو جاتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود اس کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ گویا روحانیت کے قبول کرنے والے کے لئے یعنی اوپر سے نیچے آنے والے کے لئے سیڑھی موجود ہے مگر نیچے سے اوپر جانے والے کے لئے سیڑھی موجود نہیں ہے۔

پس معلوم ہوا کہ دنیا میں ان تینوں امور کے حصول کے لئے الگ الگ ذرائع ہیں لیکن ایک ذریعہ مشترک بھی ہے اور وہ خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنا ہے۔ اخلاق کے لئے کوشش کرنے سے اخلاق مل جائیں گے۔ مادیات کے لئے کوشش کرنے سے مادیات حاصل ہو جائیں گی، دنیاوی ترقی حاصل ہو جائے گی۔ مگر ہر ایک کوشش کا نتیجہ اس دائرے کے اندر محدود رہے گا، اس سے باہر نہیں نکلے گا۔ مگر روحانیت کی درستی کرنے والوں کو ساری چیزیں مل جائیں گی۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم بیعت کرتے وقت اس بات کی بیعت نہیں کرتے تھے کہ گلیاں چوڑی رکھیں گے یا صفائی کریں گے یا دوسری مادی چیزوں کا خیال رکھیں گے بلکہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ...... پڑھتے تھے۔ اس سے اخلاق بھی درست ہوتے تھے اور اخلاق کی درستی سے یقیناً دنیا درست ہوتی تھی۔ مسلمان کے اس زمانے میں سچ کے معیار ایک نمونہ تھے۔ تجارت میں دیانتداری کی وجہ سے مسلمانوں کے سپرد دنیا والے بے دھڑک اپنی تجارتیں کر دیا کرتے تھے۔ رعایا سے انصاف دیکھ کر لوگ چاہتے تھے کہ مسلمان ہمارے حکمران ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک موقع پر شام سے مسلمانوں کو نکلنا پڑا کیونکہ اس وقت رومی فوجوں کے زیادہ ہونے کی وجہ سے مقابلہ مشکل تھا لیکن اس وقت شامی لوگ جو رعایا تھی وہ روتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ آپ لوگ یہاں سے نہ جائیں ہم آپ کی مدد کرتے ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ دفاع کریں گے۔ حالانکہ شامی لوگ بھی عیسائی تھے اور رومی

بھی عیسائی تھے۔ مگر یہ اعلیٰ اخلاق اور حکومت کا حسن انتظام تھا جس نے شامی عیسائیوں کو عیسائی حکومت کے مقابلے پر مسلمانوں کی مدد پر آمادہ کر دیا۔ پس گو بادشاہت دنیوی چیز ہے لیکن مسلمانوں کی بادشاہت دنیوی نہیں تھی۔ یہ بادشاہت انہیں مذہب کے طفیل ملی تھی اس لئے مذہب کے پیچھے چلتی تھی اور اسی وجہ سے اس میں ایسی خوبیاں تھیں کہ مذہبی اختلاف کے باوجود رعایا چاہتی تھی کہ مسلمانوں کی بادشاہت قائم رہے، ان کی حکومت قائم رہے۔ گو مسلمانوں کو بادشاہت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ...... کے طفیل ملی تھی لیکن صرف زبانی دعویٰ نہیں تھا بلکہ حقیقی ایمان کے طفیل ملی تھی کیونکہ زبانی دعوے والا تو دنیا سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے مگر جس کو سچا مذہب مل جائے اس کے اخلاق بھی درست ہو جاتے ہیں اور دنیا بھی۔ کاش کہ آج کے مسلمان حکمران اس نکتے کو سمجھیں اور اپنی حکومتوں کو اس نہج پر چلائیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے ضمن میں حضرت مسیح موعود ایک تاجر کی مثال بیان فرمایا کرتے تھے کہ اس نے ایک بڑی رقم اپنے شہر کے قاضی کو امانت کے طور پر رکھوائی۔ وہ سفر پر جا رہا تھا کہ سفر سے واپسی پر لے لوں گا۔ جب واپس آیا اور اپنی رقم کی تھیلی مانگی تو قاضی صاحب نے صاف انکار کر دیا کہ میں نے کوئی امانت نہیں رکھی اور نہ میں امانتیں رکھا کرتا ہوں۔ کیسی تھیلی اور کیسی امانت؟ تاجر نے بہت سی نشانیاں بتائیں لیکن قاضی انکاری تھا کہ میں نے تو کہہ دیا کہ امانتیں رکھا ہی نہیں کرتا۔ اس پر تاجر پریشان ہوا۔ آخر اسے کسی نے بتایا کہ بادشاہ فلاں دن اپنا دربار لگاتا ہے اور ہر شخص کی پہنچ اس تک ہوتی ہے۔ تم بھی جا کر اپنا معاملہ پیش کرو۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ مگر کیونکہ اس کے پاس ثبوت کوئی نہیں تھا اس لئے بادشاہ نے کہا کہ بغیر ثبوت کے تو قاضی کو پکڑا نہیں جا سکتا۔ ہاں بادشاہ نے خود ہی ایک صورت بتائی کہ فلاں دن میری سواری اور جلوس نکلے گا، شہر میں جائے گا تم اس دن قاضی کے قریب کھڑے ہو جانا کیونکہ سڑک پہ بڑے بڑے لوگ استقبال کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ میں جب آؤں گا تو تم سے بے تکلفی سے باتیں کروں گا۔ تم بھی ایسے ظاہر کرنا جیسے میرے دوست ہو۔ ڈرنا نہیں کہ میں بادشاہ ہوں، کچھ ہو جائے گا۔ تم سے میں پوچھوں گا کہ بڑے عرصے سے ملے نہیں۔ تو تم بتانا کہ پہلے تو میں سفر پہ گیا ہوا تھا پھر واپس آیا تو ایک شخص کے پاس امانت رکھی ہوئی تھی اس کا جھگڑا چل رہا ہے۔ وصولی کی کوشش میں ہوں۔ بادشاہ نے کہا کہ اس پر مَیں تمہیں وہیں قاضی کے سامنے ہی کہوں گا کہ اس جھگڑے کے حل کے لئے میرے پاس تم آ جاتے۔ پھر تم کہنا کہ اچھا اگر حل نہ نکلا تو میں آپ کے پاس آؤں گا۔ چنانچہ اس دن جب بادشاہ آیا۔ اس تاجر نے ایسا ہی کیا۔ سوال جواب ہوئے۔ قاضی بھی جو بادشاہ کے استقبال کے لئے موجود تھا کھڑا یہ باتیں سن رہا تھا۔ جب بادشاہ کی سواری آگے چلی گئی تو قاضی صاحب تاجر کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم ایک دن میرے پاس آئے تھے اور کسی امانت کا ذکر کیا تھا۔ میرا حافظہ کمزور ہے۔ کچھ نشانیاں بتاؤ۔ تو تاجر نے وہی نشانیاں جو پہلے بتائی تھیں دوبارہ بتا دیں۔ قاضی اب چونکہ بادشاہ کا رویہ اور سلوک دیکھ چکا تھا تو فوراً بولا یہ نشانیاں پہلے کیوں نہیں بتائیں۔ امانت میرے پاس محفوظ ہے۔ ابھی لا کر دیتا ہوں۔

جب ایک دنیوی بادشاہ جس کو محدود طاقت ہے اس کی دوستی انسان کو یہ مقام دے سکتی ہے کہ بڑے بڑے لوگ اس سے ڈرتے ہیں تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کی دوستی کسی کو حاصل ہو اور دنیا اس کے قدموں پر نہ گر جائے۔ پس سچا مذہب حاصل کر کے انسان تمام دنیا کو حاصل کر سکتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ باتیں جو صحابہ کو ملیں انہوں نے دنیاوی طور پر حاصل نہیں کی تھیں بلکہ جو دنیا انہیں ملی وہ مذہب کے تابع ہو کر ملی۔ مگر اس کے لئے ایمان کی ضرورت ہے۔ ایسا ایمان ہونا چاہئے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو جذب کرے۔ ایک شخص جسے کامل ایمان حاصل ہو وہ کس طرح اعلیٰ اخلاق کو چھوڑ سکتا ہے۔ اگر اخلاق کے سارے شعبے انسان اختیار کرے اور ان پر عمل کرے تو سچائی، دیانت، امانت، تقویٰ اور طہارت سبھی کچھ اسے حاصل ہو جائے گا اور اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ علم، ہنر، ہوشیاری، لیاقت اور محنت اس کو حاصل ہوگی۔ اس پر عمل کرنے والا ہوگا اور نتیجۃً پھر دنیا بھی حاصل ہوگی۔ پس مومن کو سب سے زیادہ توجہ روحانی تعلق کی طرف کرنی چاہئے۔ ان لوگوں کی طرح نہیں جو سمجھتے ہیں کہ منہ سے اقرار کافی ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت زبان سے نہیں ہو سکتی بلکہ دل سے ہی ہو سکتی ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو پھر انسان ہر شئے پر قبضہ کر لیتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 467 تا 470)

جب تک کوئی انسان کمال حاصل نہ کرے انعام نہیں مل سکتا۔ مذہب میں داخل ہونے سے بھی کمال ہی فائدہ دیتا ہے اس کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ آجکل ہم سے فائدہ وہی اٹھاتے ہیں جو گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ یا تو پوری مخالفت کرنے والے مثلاً مولوی ...... صاحب وغیرہ انہیں کو فائدہ ہو رہا ہے۔ دوسرے چھوٹے چھوٹے ...... کو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ یا کامل اخلاص رکھنے والے۔ ادنیٰ تعلق فائدہ نہیں دیتا۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کی طرف چل پڑے تو جیسا پہلوں کے ساتھ معاملہ ہوا اس کے ساتھ بھی ہوگا۔ اس زمانے میں بھی یہ ہو سکتا ہے۔ اگر انسان حقیقت میں اس کی کوشش کرے تبھی یہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی کسی سے دشمنی نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم کامل طور پر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے ڈال دیں۔ اس کے آستانے پر اپنے آپ کو گرا دیں تو آپ ہی آپ سب کچھ حاصل ہو جائے گا۔ اور جو ترقی ہمارے لئے ضروری ہے آپ ہی آپ ہمیں مل بھی جائے گی۔ ایک عام مثال ہے کہ آگ کے پاس بیٹھنے سے انسان کے سب اعضاء جو ہیں وہ گرم ہو جاتے ہیں۔ تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ انسان سب کچھ چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے پاس آئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ حصہ نہ لے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 471-470)

پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ خدا کو حاصل کریں۔ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مذہب کی حقیقت کو سمجھیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت کو ایک ایسی شئے بنائیں جو طبعی چیز بن جائے اور یہی چیز ہمارے اخلاق کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والی ہوگی اور دنیاوی ترقیات بھی ہم حاصل کرتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے نور سے اگر ہم حصہ لینے کی کوشش کریں تو تبھی ہم حقیقت میں فیض پا سکتے ہیں۔ جب ہم ایک لگن کے ساتھ اس نور سے حصہ لینے کی کوشش کریں گے تو جھوٹ جو اندھیرا ہے وہ بھی ہم سے خود بخود الگ ہو جائے گا۔ سستی، فریب اور دغا اور جو دوسری برائیاں ہیں، دوسروں کے حق مارنا یہ سب ظلمات ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے نور کی وجہ سے خود بخود دور ہو جائیں گی۔ ہمارے اخلاق بھی بلند ہوتے چلے جائیں گے اور دنیاوی ترقیات بھی ملتی رہیں گی۔ پس اس معاشرے میں رہتے ہوئے اپنی نسلوں کو اگر دنیاداری کے بداثرات سے بچانا ہے، مذہب اور اخلاق کا جوڑ انہیں سمجھانا ہے، دنیاوی ترقی کو بھی حقیقی مذہب کے تابع ثابت کر کے انہیں یعنی ان کی نسلوں کو مذہب سے جوڑنا ہے تو ہمیں اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق جوڑنے کی خود بھی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

قدیم اور جدید ریلوے

برطانیہ میں کانوں سے کوئلے کی تلاش کے لئے سب سے پہلے 1790ء میں ایک ریل گاڑی طرز کی گھوڑا گاڑی جس کے ڈبے چھوٹے اور اسے گھوڑے کھینچتے تھے، متعارف کرائی گئی جو لوہے کی پٹڑی پر چلتی تھی۔ 1804ء میں ایک مشہور انگریز رچرڈ ٹرے وی تھک نے بھاپ سے چلنے والا انجن تیار کر کے دنیا کو ششدر کر دیا لیکن یہ صرف بیس ٹن وزن کھینچنے کی صلاحیت رکھتا تھا اس کے بعد جارج سٹیفن نے اس سے زیادہ طاقتور انجن متعارف کرایا اس انجن کے کامیاب تجربے کے بعد سٹاکٹن سے ڈارلنگٹن تک ریل کی پٹڑی بچھائی گئی۔ جس پر صرف مال گاڑیاں چلائی گئیں۔ 1830ء میں لیورپول سے مانچسٹر کو ملانے والی ریلوے لائن کا افتتاح ہوا اور برطانیہ میں سب سے پہلی مسافر گاڑی اسی ریلوے لائن پر چلی اس کے بعد ریاست ہائے متحدہ میں 1833ء بیلجیئم اور جرمنی میں 1835ء، کینیڈا میں 1836ء، فرانس میں 1837ء، ہالینڈ اور اٹلی میں 1839ء میں ریل گاڑیاں پٹڑیوں پر دوڑنے لگیں۔

ہندوستان میں ریلوے کی تاریخ کا آغاز 1845ء سے ہوا۔ 13 مئی 1861ء کو کراچی سے کوٹری تک چلنے والی ریل گاڑی کا افتتاح ہوا۔ 10 اپریل 1862ء کو لاہور اور امرتسر کے درمیان پہلی گاڑی چلی۔ 1865ء میں ملتان کو لاہور سے ریلوے کے ذریعے سے ملایا گیا۔ 1889ء میں سکھر کے مقام پر دریائے سندھ پر پل تعمیر ہونے سے پنجاب اور سندھ ریل کے ذریعے ایک دوسرے سے مل گئے۔

بھاپ سے چلنے والے انجن

جرمنی میں بھاپ سے چلنے والا انجن 1838ء کو متعارف کرایا گیا جس کے بعد پہلی مرتبہ بھاپ کے انجن سے ریل گاڑی پٹڑی پر دوڑ پڑی جرمنی میں یہ پہلی بھاپ پر چلنے والی ریل گاڑی سے نواحی علاقے فرتھ تک سفر کیا اور اس میں تقریباً 200 سے زائد مسافروں نے پہلی بار سفر کیا تھا پاکستان میں 1862ء کو لاہور شہر میں پہلے سٹیم انجن کو چلایا گیا۔

برطانیہ انڈر گراؤنڈ ریلوے سسٹم کا بانی

برطانیہ جہاں اپنی منفرد روایات، خوبصورتی اور جمہوری نظام کے حوالے سے دنیا بھر میں پہچان رکھتا ہے وہیں اس کے زیرزمین ریلوے نظام نے بھی اس کی مقبولیت کو چار چاند لگائے برطانیہ سے شروع ہونے والے اس نظام کو دنیا کے کئی ممالک نے اپنایا اس نظام کو متعارف کرانے کا سہرا برطانیہ کے سر جاتا ہے۔

لندن میں ٹیوب کہلانے والے دنیا کے پہلے زیرزمین ریلوے نظام کا آغاز 1863ء میں ہوا تھا۔ برطانیہ کے بعد متعدد یورپی ممالک اور امریکہ نے بھی زیرزمین ریلوے سسٹم کو اپنایا اور اسے وسعت دیتے گئے برطانیہ کا زیرزمین ریلوے سسٹم آج بھی اپنی انفرادیت کے حوالے سے سب سے منفرد اور بہتر انتظام مانا جاتا ہے جو نہ صرف لندن کے لاکھوں لوگوں کی ضرورت پوری کرتا ہے بلکہ دنیا بھر سے آنے والے سیاحوں کے لئے بھی کفایتی سفر کا مؤثر ذریعہ ہے۔

لندن کے اس ریلوے نظام میں تقریباً 274 سٹیشن اور 400 سے زائد کلومیٹر تک پھیلی پٹڑی ہے۔

جاپان تیز ترین ریلوے سسٹم کا بانی

تیز رفتار ٹرینوں کے حوالے سے جاپان کا نام عالمی سطح پر سرفہرست ہے جس نے دنیا کے پہلے جدید ہائی سپیڈ ریلوے نیٹ ورک کا آغاز کیا جاپانیوں نے اس شعبے میں پہلا سنگ میل اس وقت طے کیا جب انہوں نے بلٹ ٹرین متعارف کرائی جس کی زیادہ سے زیادہ حد رفتار 270 کلومیٹر فی گھنٹہ تھی اور ابتدا میں چلنے والی بلٹ ٹرینوں نے صرف تین برسوں میں 10 کروڑ سے زائد مسافروں کو ان کی منزل تک پہنچایا۔ حال ہی میں جاپان کی جدید ترین میگلیو ٹرین نے اپنا قائم کردہ عالمی ریکارڈ ایک ہفتے میں دوسری بار توڑ دیا۔ ٹیسٹ رن میں ٹرین نے 603 کلومیٹر کا فاصلہ فی گھنٹہ کی رفتار سے طے کیا اس طرح 6 سو کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے عبور کرنے والی یہ دنیا کی پہلی ٹرین بن گئی ہے۔

فرانس کا دوسری تیز ترین بنانے کا اعزاز

تیز رفتار ٹرین نیٹ ورکس کے حوالے سے فرانس کا شمار یورپ میں پہلی پوزیشن پر ہوتا ہے جہاں پہلی ٹی جی وی ٹرین کا آغاز 1891ء میں ہوا فرانس کا یہ نیٹ ورک 150 سے زائد سٹیشنوں پر پھیلا ہوا ہے فرانس کی تیز رفتار ٹرین ٹی جی وی کئی پڑوسی ممالک کو سفری خدمات فراہم کرتی ہے اس کی عمومی رفتار 123 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔

چین کا ہائی سپیڈ ریلوے نیٹ ورک

چین کے پاس دنیا کا سب سے طویل ترین ہائی سپیڈ ریل نیٹ ورک ہے، جو سینکڑوں میل سے زائد طویل روٹس پر محیط ہے جس کو بیجنگ شنگھائی لائن پر کچھ عرصہ قبل افتتاح کیا گیا۔ 918 میل طویل روٹ کی تعمیر پر 2 بلین کیوبک میٹر کنکریٹ استعمال کیا گیا۔

جرمنی: ہائی سپیڈ ٹرینوں کا اصل مرکز

بنیادی طور پر ہائی سپیڈ ٹرینوں کی ٹیکنالوجی کا مرکز جرمنی ہے، ہائی سپیڈ ٹرینیں تیار کرنے والی دنیا کی سب سے بڑی کمپنی سیمنز کا تعلق بھی اسی ملک سے ہے جرمن کمپنیوں سیمنز اور تھیسین گروپ نے مشترکہ طور پر ٹرانس ریپڈ سسٹم ہائی سپیڈ موٹو ٹرینیں تیار کیں۔ یہ ٹرینیں تقریباً 500 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار تک سفر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

سپین میں کمرشل ٹرینیں

سپین میں کمرشل ٹرینوں کی رفتار 3 سو کلومیٹر فی گھنٹہ تک ہے، سپین کے پاس یورپ کا سب سے طویل ہائی سپیڈ ریل نیٹ ورک ہے جو ہزاروں میل لمبے ٹریکس پر مشتمل ہے ان ٹریکس پر متعدد تیز رفتار ٹرینیں سفر کرتی ہیں جبکہ اس کو وسعت دینے کے لئے کئی ٹریک زیر تعمیر بھی ہیں، ہسپانوی حکومت کی خواہش ہے کہ اس کی 90 فیصد آبادی کے لئے سال 2020ء تک ہر 13 میل کے فاصلے پر ایک ہائی سپیڈ سٹیشن ہو۔

جنوبی کوریا کی ٹرینیں

جنوبی کوریا کا ہائی سپیڈ نیٹ ورک، ایکسپریس کے ٹی ایکس کے نام سے معروف ہے جو روزانہ اپنی دولائنوں پر 1 لاکھ سے زائد مسافروں کو ان کی منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔ اپریل 2010ء میں مسافروں کی ریکارڈ تعداد نے ملک کی ہائی سپیڈ لائن پر سفر کیا اس ہائی اسپیڈ ٹرین نے دارالحکومت سیول سے ساحلی شاہر بوسان تک کا سفر دو گھنٹے اور 40 منٹ میں طے کر لیا جو ماضی کے مقابلے میں نصف وقت تھا۔

تائیوان میں مہنگا ترین ریلوے نظام

مجموعی طور پر 181 ارب ڈالر کے اخراجات سے تعمیر ہونے والا دنیا کا سب سے مہنگا ترین ریلوے منصوبہ تائیوان میں ہے۔ تائیوان کا ہائی سپیڈ ریل پروجیکٹ، نجی فنڈ سے تعمیر ہونے والا دنیا کا سب سے بڑا ریلوے منصوبہ ہے ملک کی ٹی ایچ ایس آر ٹی ٹرینوں کے باعث تائپی کے شمالی دارالحکومت سے جنوبی شہر کاؤسیونگ تک کے 412 میل طویل سفر کا دورانیہ 5 گھنٹوں سے کم ہو کر 90 منٹ تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔

(www.dailypakistan.com)

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فنڈ

۞ احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

"میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل و عیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔"

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ!

"یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔"

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

"پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔"

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلال فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔ (سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات
و دیگر سامان رعایتی قیمت پر

سیل بند پوٹینسی	6x/30	200	1000
20 ایم ایل قطرے	30/-	35/-	40/-
30 ایم ایل قطرے	40/-	45/-	50/-
120 ایم ایل قطرے	100/-	110/-	120/-
30 گرام گولیوں میں	30/-	30/-	30/-
100 گرام گولیوں میں	80/-	80/-	80/-

ہومیوپیتھک ادویات وعلاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
ڈگری کالج روڈ رحمن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
0333-9797797 ☆ 0333-9797798
047-6211399 ☆ 047-6212399

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

بقیہ از صفحہ: 1 جلسہ سالانہ جرمنی

ویڈیو میسجز وغیرہ ٹیلی کاسٹ کئے اور پورے جلسہ کی کارروائی براہ راست دکھائی۔ پنڈال میں بیٹھنے والے احباب نے تنظیم اور دلی جوش و جذبے سے لبریز نعرے لگائے اور پوری دلجمعی کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات اور جلسہ کے سب پروگراموں کو سنا۔

اس جلسہ کی تفصیلات روزنامہ الفضل کے آئندہ شماروں میں پیش کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی تمام برکات و فیوض سے ہم سب کو وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

درخواست دعا

مکرم رانا سعید احمد وسیم صاحب کارکن دفتر الفضل تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ کی طبیعت خراب ہے اور طاہر ہارٹ میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اہلیہ کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین

انٹری ٹیسٹ کی تیاری

نظارت تعلیم کے تحت میڈیکل اور انجینئرنگ کے طلبہ وطالبات کی سہولت کے پیش نظر انٹری ٹیسٹ کی تیاری کیلئے ٹریننگ کلاس MCAT/ECAT مورخہ 20 جون 2015ء بروز ہفتہ سے شروع کروائی جارہی ہے۔ اس کلاس میں تجربہ کار اساتذہ ٹریننگ دیں گے۔ یہ کورس سٹار اور کیپس اکیڈمی سے 40% ڈسکاؤنٹ پر آفر کیا جا رہا ہے۔ کلاس کا دورانیہ صبح 8 تا دوپہر 1 بجے ہوگا جبکہ یہ کلاس دو ماہ جاری رہے گی۔ کلاس میں شمولیت کے خواہشمند طلبہ وطالبات جلد از جلد اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر یا بذریعہ فون کروالیں۔ رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 15 جون 2015ء ہے۔ رجسٹریشن کروانے کے لئے کوائف میں نام، ایڈریس، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔

Tel:0476212473 Mob:3339791321

Email:mcat.ecat@njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

انسان کا گھپ اندھیرے میں دیکھنا ممکن

کیلی فورنیا کے سائنس دانوں نے ایسا محلول تیار کیا ہے جس کے قطرے آنکھ میں ٹپکانے کے بعد انسان تاریکی میں 164 فٹ دور تک دیکھ سکتا ہے۔ اور یہ صلاحیت کئی گھنٹے تک برقرار رہتی ہے۔

انسانی آنکھ کو تاریکی میں دیکھنے کے قابل بنانے کیلئے انہوں نے کلورینسی ای 6 (Ce 6) نامی مرکب کا استعمال کیا۔ یہ مرکب گہرے سمندر میں رہنے والی کچھ مچھلیوں میں پایا جاتا ہے۔ اس مرکب میں قدرتی طور پر روشنی کو بڑھانے کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں Ce6 سرطان کے علاج میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 7/اپریل 2015ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 9 جون

طلوع فجر	3:23
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	7:15

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9 جون 2015ء

6:25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء
8:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21۔ اگست 2009ء
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا خطاب، جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء 6 جون 2015ء
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء (سندھی ترجمہ)
9:00 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
11:25 pm	گلشن وقف نو

ربوہ میں پہلی مرتبہ، تمام برانڈ کی لان
الکرم، گل احمد، ثناء سفی ناز، عاصم جوفہ، کریسنٹ، کھڈی جوبلی، نشاط، H.S.Y پرنٹ
ڈیزائنر لان: نیو زاہد کلاتھ اینڈ بوتیک
رابطہ نمبر: 0333-9793375

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

البشیرز / اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پنچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510-049-4423173

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 047-6211510
0344-7801578

ربوہ میں مناسب قیمت پر اعلیٰ معیار کی روایات کا ضامن
موسم گرما کی نئی اور منفرد ورائٹی پر سیل کا آغاز
مردانہ، زنانہ اور بچگان کے جدید ڈیزائنز کا مرکز
مس کولیکشن شوز اقصیٰ روڈ ربوہ

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

مکان برائے فروخت
3 بیڈ رومز، دو باتھ، کچن، سٹور، دو ڈرائنگ رومز، ٹی وی لاؤنج، مکان نمبر 23/24 برقبہ ایک کنال برائے فروخت ہے۔
رابطہ نمبر: 0333-3602730,03340065363

داؤد آٹوز
DASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا۔ محمود احمد، ناصر الیاس
13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 تا اور 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کیئے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com